REGD. No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

(پاکستان) لاہور

جمعہ یکم ذوالحجہ ۱۳۶۹ھ

قیمت ۱؍

جلد ۳۸/۴ | ۱۵ ارتبوک ۱۳۲۹ ہش | ۱۵ ستمبر ۱۹۵۰ء | نمبر ۲۱۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

لاہور۔ ۱۴ ستمبر۔ محترم نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی طبیعت آج نسبتاً بہتر رہی۔ کمزوری بھی کم ہے۔ اور ٹمپریچر بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے نہیں ہوا۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

کراچی۔ ۱۴ ستمبر۔ میاں عباس احمد خاں صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ ان کا چھوٹا بچہ فاروق احمد سلمہ اللہ بعارضہ نمونیہ بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

منقطع ہو جانے والے پانچ دیہات کو امداد بہم پہنچانے کیلئے سول اور فوجی حکام کا دورہ!

میجر جنرل محمد اعظم اور کمشنر لاہور ڈویژن نے حالات کا بچشم خود جائزہ لیا

لاہور۔ ۱۴ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ سول اور ملٹری کے سینئر افسروں نے آج شالامار کے شمال مشرق میں تقریباً تین میل کے فاصلہ پر واقع ان پانچ دیہات کے باشندوں کو کافی امداد بہم پہنچانے کی ضرورت پر غور و خوض کیا۔ جو سیلاب کی وجہ سے منقطع ہو چکے ہیں۔ شمال میں یہ دیہات دریائے راوی سے گھرے ہوئے ہیں۔ اور دوسرے تین اطراف سے دریائے راوی کے پانی کے ایک حصہ سے نرغے میں آئے ہوئے ہیں۔ آج علی الصباح میجر جنرل محمد اعظم خان جی او سی لاہور ایریا۔ سید فدا حسن کمشنر لاہور ڈویژن۔ مسٹر ایس اے حمید چیف انجنیئر شعبہ آبپاشی۔ مسٹر ایس ایس جعفری ڈپٹی کمشنر لاہور۔ ڈاکٹر اے حمید اسسٹنٹ ڈائرکٹر ہیلتھ سروسز (انسدادی علاج) اور متعدد اعلیٰ فوجی افسروں اور مجسٹریٹ سول پر مشتمل پارٹی آدان ڈھ والا میں پہنچی۔ جہاں سے مذکورہ پارٹی کے افراد گھوڑوں پر سوار ہو کر کمر کمر تک پانی عبور کرتے ہوئے اور بعض بعض جگہ تقریباً دو دو فرلانگ چوڑی کھاڑی سے گزر کر سیلاب سے متاثرہ دیہات میں خوراک اور طبی امداد بہم پہنچانے کے انتظام کی دیکھ بھال کی۔ ان میں سے اکثر ایسے دیہات بھی دیکھنے میں آئے ہیں۔ جو قطعی طور پر سیلاب کی نذر ہو چکے ہیں۔

رسل و رسائل کا مسئلہ اس وجہ سے دشوار ہو جاتا ہے کہ اس خطہ کے نشیبی علاقوں میں پانی دسمبر سے پہلے خشک ہونے کا نہیں۔ پارٹی کے ارکان گنجہ سدھو اور جھگیاں جودھا بھی گئے۔ ان دو مقامات سے سیلاب زدگان کو اشیاء مہیا کی جاتی ہیں۔ مذکورہ دیہات کے لوگوں اور ان کے مویشیوں کے لئے اناج اور چارہ بدستور بھیجا جا رہا ہے

لاہور گوجرانوالہ روڈ ۱۶ ستمبر تک کھل جائے گی

لاہور۔ ۱۴ اگست۔ حالیہ سیلاب کے باعث لاہور اور گوجرانوالہ کے درمیان جرنیلی سڑک پر بعض جگہ شگاف پڑ جانے کی وجہ سے ٹریفک بند ہو گئی تھی۔ محکمہ پی ڈبلیو ڈی اور فوج کی مشترکہ مساعی کے نتیجے میں اب امید ہے کہ یہ سڑک ۱۶ ستمبر ۱۹۵۰ء کی صبح سے ہلکے پہیے والی گاڑیوں کی آمد و رفت کے لئے کھل جائے گی۔ اور ۱۷ ستمبر کو خاص خاص اوقات میں تمام ٹریفک کی بھی اجازت دی جائے گی۔ یاد رہے اس سڑک پر تین جگہوں پر بڑے بڑے شگاف پڑ گئے تھے۔ دو جگہوں پر تو پی ڈبلیو ڈی اور فوج نے مل کر سڑک کے رخنے مکمل کر لئے ہیں تیسری جگہ پر عارضی پل تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ اسی طرح توقع ہے کہ ۱۶ ستمبر کی صبح کو بعض پابندیوں کے تحت لاہور لائلپور روڈ پر براہ راست ٹریفک بحال ہو جائے گی۔

پاکستان پولینڈ کی جگہ عالمی بنک کا انتظامیہ ڈائرکٹر منتخب ہو گیا

پیرس۔ ۱۴ ستمبر۔ پاکستان کو تعمیر و ترقی کے عالمی بنک میں انتظامیہ بورڈ آف ڈائرکٹرز کا رکن منتخب کیا گیا ہے۔ یہ بنک ممبر ملکوں کو تعمیر و ترقی کے سلسلے میں قرض دیتا ہے۔ بورڈ کے چودہ ممبر ہیں۔ جن میں سے پانچ مستقل ہیں۔ باقی کا انتخاب صرف دو سال کے لئے عمل میں آتا ہے۔ پاکستان کو پولینڈ کی جگہ ممبر منتخب کیا گیا ہے۔ دوسرے ملکوں کے علاوہ ایران مصر عراق لبنان اور شام نے پاکستان کے حق میں رائے ظاہر کی۔ ایک خبر رساں ایجنسی کا کہنا ہے کہ پاکستان کے آڈیٹر جنرل مسٹر یعقوب شاہ بورڈ کے اجلاسوں میں شریک ہو کر پاکستان کی نمائندگی کریں گے پاکستان جولائی کی گیارہ تاریخ کو عالمی بنک، اور بین الاقوامی مالی فنڈ کا ممبر بنا تھا۔ فنڈ میں اس کا حصہ دس کروڑ ڈالر ہے۔ جو ایک ہزار حصص پر مشتمل ہے عالمی بنک اور مالی فنڈ کا جو اجلاس آج کل یہاں ہو رہا ہے۔ اس نے پاکستانی روپے کی شرح تبادلہ پر غور و خوض آج ملتوی کر دیا۔ ہندوستان کے وزیر خزانہ جو اجلاس کے صدر تھے۔ نہیں چاہتے تھے۔ کہ اس مسئلہ پر بحث ملتوی ہو۔ لیکن ڈائرکٹرز نے ان کے زور دینے کے باوجود اس بات کے حق میں اپنی رائے کا اظہار کیا کہ یہ مسئلہ زیر غور نہ لایا جائے۔ چنانچہ اس بحث کو ملتوی کر دیا گیا۔ خیال ہے کہ وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد پاکستانی نقطہ نظر کی وضاحت میں ایک بیان جاری کریں گے۔

۲ کونسلوں کے اجلاسوں میں فیصلوں کے مطابق مسٹر اشرف باولی کیمپ کے پناہ گیروں کے تبادلہ کی نگرانی کیلئے یہاں آئے ہوئے ہیں

مسان کے محاذ پر شمالی کوریا کی فوجوں کا دو طرف سے حملہ

ٹوکیو۔ ۱۴ ستمبر۔ شمالی کوریا کی فوجوں نے چند روز کی خاموشی کے بعد آج مسان کے محاذ پر دو طرف سے حملہ کیا۔ پہلا حملہ انہوں نے مرکزی علاقے میں کیا اور وہاں امریکی فوجوں کو ہامان کے مغرب میں پیچھے دھکیل دیا۔ انہوں نے دوسرا حملہ جنوبی بازو پر کیا ہے۔ جہاں اس وقت گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ تائیگو کے محاذ پر امریکی فوجوں نے دو پہاڑیوں پر پھر قبضہ کر لیا ہے۔

باولی کیمپ کے مہاجرین

لاہور۔ ۱۴ ستمبر۔ حکومت پاکستان کے محکمہ مہاجرین و بحالیات کے ڈپٹی سکرٹری مسٹر اے ایم اشرف نے کل رات باولی کیمپ کے پناہ گیروں سے خطاب کیا صوبہ سرحد کی رفیوجی

جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۵۰ء

اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ تو اس سال جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۵۰ء کے آخری عشرہ میں ربوہ میں منعقد ہو گا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے مہمان اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں۔ کیا آپ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے مہمانوں کی آپ مہمان نوازی کریں؟ صدر انجمن احمدیہ نے آپ کی اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے یہ انتظام کیا ہوا ہے کہ آپ اگر اپنی ایک سال کی آمد کا ایک سو بیسواں حصہ یا سال میں ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ مرکز میں بھجوا دیں۔ تو باوجودیکہ جلسے کے ایام میں آپ دوسرے کاموں میں مصروف رہیں۔ انجمن آپ کی طرف سے مہمانوں کی مہمان نوازی کرے گی۔

اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے مہمانوں کی مہمان نوازی میں شریک ہوں۔ تو آج ہی اپنے ذمے کا چندہ جلسہ سالانہ جس کی شرح اوپر بتا دی گئی ہے۔ مرکز میں بھجوا دیں۔

نظارت بیت المال

مختصرات

کراچی ۔ ۱۴ ستمبر۔ مرکزی حکومت نے مہاجرین کی آبادکاری میں مدد دینے کے لئے سندھ کو ۶۰ لاکھ روپیہ دینا منظور کیا ہے۔ اس رقم میں سے نئے مہاجرین کو تقاوی قرضے دئے جائیں گے۔

حیدر آباد (سندھ) ۱۴ ستمبر۔ حکومت سندھ نے مہاجرین کی بحالی کے سلسلے میں زرعی آمدنی پر ٹیکس لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ ٹیکس صرف ان لوگوں سے وصول کیا جائے گا۔ جو دو ہزار روپے سے زیادہ مالگزاری ادا کرتے ہیں۔ اس کی وصولی اگلی فصل سے شروع ہو گی۔

لندن ۔ ۱۴ ستمبر۔ "ڈیلی ایکسپریس" نے پاکستان کو اقتصادی ترقی کے سلسلے میں ہر قسم کی امداد بہم پہنچانے پر زور دیا ہے۔ اور برطانیہ کی حکومت اور عوام سے کہا ہے۔ کہ پاکستان کے لئے جو دوستانہ جذبات ان کے دلوں میں موجود ہیں۔ ان کا وہ عملی ثبوت پیش کریں۔

کراچی ۔ ۱۴ ستمبر۔ لاہور اور پشاور کے درمیان ریل کی پٹڑی خراب ہو جانے کے باعث کراچی اور پشاور کی گاڑیوں کے اوقات میں تبدیلی کر دی گئی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شکریۂ احباب اور درخواست دعا

(از مکرم مولوی نذیر احمدؐ علی صاحب مبلغ سلسلہ مقیم گولڈ کوسٹ)

احباب کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! جیسا کہ آپ کو اخبار سے معلوم ہو چکا ہے۔ خاکسار ۳ ماہ سے شدید طور پر بیمار ہے۔ اس عرصہ میں تقریباً دو ماہ گورنمنٹ ہسپتال کیپ کوسٹ میں بطور out door patient علاج ہوتا رہا۔ وہاں میرا ایکسرے بھی لیا گیا جس کے نتیجہ میں ہسپتال کے دونو ڈاکٹروں نے مرض سل کی تشخیص کی۔ بعد میں جب بفضلہ تعالےٰ متواتر ۵ ہفتہ تک تھوک کے معائنہ کے نتیجہ میں اس مرض کے جراثیم نہ ملے۔ تو ڈاکٹروں کو اپنی رائے کے متعلق شک ہونے لگا۔ اس عرصہ میں بوجہ متواتر بخار اور کھانسی کمزوری بہت بڑھ گئی۔ اس لئے خاکسار کماسی کے یوروپین سپتال میں جو حکومت نے اپنے سینئر عہدیداروں کے علاج کے لئے کھول رکھا ہے بطور in door patient داخل ہو گیا۔ یہاں بھی میرا ایکسرے لیا گیا اور تھوک۔ خون پیشاب۔ پخانہ کا بھی مکمل معائنہ ہوا۔ بالآخر سینئر میڈیکل سپرنٹنڈنٹ نے مجھے کہہ دیا کہ انہیں میرے جسم میں مرض سل کے جراثیم نہیں ملے اور یہ مرض سل نہیں ہے۔ فالحمد للہ رب العالمین۔ میری بیماری کے شروع سے ہی میرے پیارے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی دعائیں میرے شامل حال رہیں۔ بعد میں اخبار میں بھی دعاؤں کے لئے اعلان ہوتا رہا۔ یہ حضور اور احباب کرام کی دعائیں ہی ہیں جن کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ مجھے ازسرنو زندگی عطا فرما رہا ہے۔ اس عرصہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے میری واپسی پاکستان کے احکام صادر ہو چکے ہیں اور انشاء اللہ العزیز ذرا افاقہ ہونے پر خاکسار یہاں سے روانہ ہو جائے گا۔ اس وقت کھانسی اور بلغم اور بخار کی شکایت بہت ہے۔

ایک سپاہی کے لئے میدان جہاد سے زخمی ہو کر واپس جانا حقیقی خوشی کا موجب نہیں ہو سکتا۔ حقیقی خوشی تو جب ہو کہ اللہ تعالےٰ اسلام اور احمدیت کو مکمل فتح نصیب فرمائے یا پھر اسی جنگ میں زندگی ختم ہو جائے بہر حال میں اللہ تعالےٰ کی قضاء پر بخوشی راضی ہوں۔ وہ خود ہی مجھے صحت بھی اور حقیقی خدمت دین کی توفیق بھی عطا فرمائے گا۔ وما ذالک علی اللہ العزیز۔

میرے اکثر احباب فرمایا کرتے ہیں کہ مغربی افریقہ جیسے ملک میں لمبا عرصہ کام کرنے کی وجہ سے میری صحت خراب ہو گئی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ تھوڑی بہت خدمت کی توفیق جو مجھے ملی میں اسی کی وجہ سے زندہ ہوں۔ ورنہ شروع سے ہی میری صحت خراب رہی ہے

میں اپنے دل کی انتہائی گہرائیوں سے اپنے پیارے آقا اور جملہ احباب جماعت کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے دعاؤں سے میری خود مدد فرمائی۔ اب بھی کھانسی اور بلغم اسقدر زیادہ ہے کہ عملہ ہسپتال حیران ہے پنسلین کے ۷۰ ٹیکے بھی لگائے گئے ہیں۔ حالت پہلے سے تو بہتر ہے۔ مگر خطرہ سے خالی نہیں۔ اس لئے درد دل سے اپنے محبوب آقا اور جملہ صحابہ کرام اور احباب جماعت خصوصاً خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ مجھے صحت عطا فرمائے۔ اور حقیقی خدمت دین کی توفیق دے اور میرا خاتمہ بالخیر ہو۔ (خاکسار نذیر احمد علی واقف زندگی از گولڈ کوسٹ)

قرارداد تعزیت

جامعہ احمدیہ اور مدرسہ احمدیہ کے اساتذہ و طلبہ نے متفقہ طور پر مندرجہ ذیل قرارداد پاس کی ہے۔ (پرنسپل)

"مدرسہ احمدیہ کے دو پرانے اور واجب الاحترام اساتذہ کرام حضرت ماسٹر مولا بخش صاحب رضی اللہ عنہ و حضرت ماسٹر محمد طفیل صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات سے اساتذہ و طلبہ مدرسہ احمدیہ و جامعہ احمدیہ کو سخت صدمہ ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہم سب اس صدمہ میں اپنے محترم اساتذہ کے پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

ہماری دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ محترم اساتذہ کے درجات بلند فرمائے۔ اور انہیں اعلےٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔

مکرم ماسٹر مولا بخش صاحب کے فرزند مکرم مولوی عطاء الرحمٰن صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ میں معلم کے فرائض ادا کر رہے ہیں۔ ہم سب اساتذہ و طلبہ ان کے اس صدمہ میں شریک ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں صبر عطا فرمائے"۔ (آمین)

دعائے مغفرت:۔ چوہدری ولیداد صاحب صاحب عرائض نویس جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نہایت ہی مخلص اور پرانے اصحابی تھے۔ بعمر ۸۶ برس مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۵۰ء بروز ہفتہ انتقال فرما گئے۔ مرحوم و مغفور نہایت عابد و زاہد تھے۔ احباب بلندئ درجات کے لئے دعا فرماویں (خاکسار فضل الٰہی سکرٹری کمیٹی کھاریاں)

احباب جماعت کی خدمت میں ایک اہم نہایت ضروری گذارش

ٹریکٹوں کی اشاعت میں حصہ لیکر صیغہ نشر و اشاعت کو مضبوط کیجئے

برادران کرام! ہم نے ایک نئے عزم کے ساتھ سلسلہ حقہ کی تائید اور دشمن کے حملوں کا جواب دینے کے لئے ٹریکٹوں کی اشاعت کا کام شروع کیا ہے اور ہم انشاء اللہ اس بارہ میں حتی الامکان کوشش کرتے چلے جائینگے۔ ہمارا ارادہ ہے واللہ الموفق۔ کہ دشمن کی گالیوں کو نظرانداز کر کے اس کے ہر اعتراض کا مدلل اور مسکت جواب دیں دشمن نے۔ سو وقت تک جس قدر اعتراضات کئے ہیں۔ وہ اس قدر بودے، لچر اور بے بنیاد ہیں کہ جب ہم نے ان کی حقیقت کو واضح کیا تو سمجھدار لوگ حیران رہ گئے۔

مگر ہمارے مخالف کچھ ایسے واقعہ ہوئے ہیں کہ ایک جھوٹ گھڑتے ہیں۔ ہماری طرف سے جواب دیا جاتا ہے مگر وہ اس کی ذرا پرواہ نہیں کرتے اور یوں گذر جاتے ہیں کہ گویا کچھ ہوا ہی نہیں۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ ایک سوچی سمجھی سکیم کے ماتحت ایک دوسرا جھوٹ گھڑ لیتے ہیں اور پھر ساتھ کے ساتھ اس کی بھی اشاعت شروع کر دیتے ہیں اور ان جھوٹوں کو وہ اس قدر بار بار دوہراتے ہیں کہ بعض دفعہ سادہ طبع ناواقف لوگ انہیں سچ ہی یقین کر لیتے ہیں — اس کے مقابل پر ہمارا روزنامہ الفضل خدا تعالےٰ کے فضل سے اپنی مقدور بھر حسب حالات ان کا جواب دیتا ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ جو لوگ "آزاد" پڑھتے ہیں۔ الفضل کے خریدار نہیں ہوتے اس لئے اس امر کی سخت ضرورت ہے کہ دشمن کے جھوٹوں کی حقیقت ٹریکٹوں کے ذریعہ الم نشرح کی جائے اگر مخیر احباب امداد کریں۔ تو ہم انشاء اللہ۔ اردو۔ بنگالی۔ پشتو۔ سندھی اور بلوچی وغیرہ زبانوں میں ہر جگہ باطل کا کامیابی سے مقابلہ کریں گے۔ جس کے نتیجہ میں امید ہے کہ انشاء اللہ متلاشیان حق کو بہت فائدہ پہنچیگا۔ اور باطل پرست گروہ کو ایک دفعہ پھر ذلت اور رسوائی کا منہ دیکھنا پڑے گا۔

ذیل میں ہم احباب کی خدمت میں چند تجاویز پیش کرتے ہیں۔ امید ہے کہ احباب ہمارے ساتھ تعاون کر کے ثواب دارین حاصل کریں گے۔

اوّل:۔ جماعت کے ایسے احباب ہمارے ساتھ تعاون کے لئے ہاتھ بڑھائیں۔ جو اکیلے ایک دو ورقہ کا خرچ برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ پانچہزار کی تعداد میں ایک دو ورقہ پر اندازاً خرچ ۶۰/- روپیہ آئیگا

دوم:۔ ایسی جماعتیں اپنے آپ کو پیش کریں جو ایک دو ورقہ کا خرچ برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں

سوم:۔ ایسے احباب اپنے آپ کو پیش کریں جو ماہوار باقاعدگی کے ساتھ امداد کرنے والے ہوں۔ ایسے احباب اس صیغہ کے سرپرست کہلائیں گے۔

چہارم:۔ جب صیغہ ہذا کے نمائندے کسی جماعت میں امداد حاصل کرنے کے لئے پہنچیں تو جماعت کے عہدیداران ان کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔

صیغہ ہذا مجلس مشاورت کے فیصلہ کے مطابق اسی صورت میں اپنا کام جاری رکھ سکے گا۔ جب احباب اس کی مدد کریں۔ اول مالی امداد سے اور دوئم مطبوعہ اشتہارات کی تقسیم سے۔ (مہتمم نشر و اشاعت)

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کے انعقاد کے ایام قریب آرہے ہیں۔ اسوقت قریباً ۳ ماہ کا عرصہ باقی ہے جبکہ مختلف اطراف سے روحانی چشمہ سے سیراب ہونیوالی روحیں جوق در جوق جمع ہونگی انشاء اللہ یہ چوتھا سالانہ جلسہ ہوگا جو ہم اپنے محبوب مرکز قادیان دارالامان سے باہر مسافرت کے عالم میں گذاریں گے۔ اللہ تعالےٰ کے حضور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ وہ دن قریب سے قریب تر لائے جبکہ ہم خدائے واحد کے نام کو اسی شوکت بلکہ اس سے بڑھ کر مرکز سلسلہ قادیان سے بلند کرنے والے ہوں۔

جلسہ سالانہ کے انتظامات خورد و نوش کیلئے اور دیگر متعلقات کے لئے روپیہ کا موجود ہونا ازبس ضروری ہے تاکہ ضروریات کو خرید جا سکے اور روپیہ کی کمی مشکلات کا باعث نہ بنے اس نوع سے احباب جماعت پر بھی ذمہ داری عاید ہوتی ہے پس ہر ایک احمدی اپنے ہاں محاسبہ کرے کہ کیا اس نے اپنا چندہ جلسہ سالانہ ادا کر دیا ہے اگر نہیں کیا ہے تو اب جلد کرے اور اگر ادا کر چکا ہے تو دوسرے احباب کو تحریک کر کے دوہرے ثواب کا وارث بنے

(نظارت بیت المال)

روزنامہ الفضل لاہور

حزب مخالف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا میں بہترین جمہوری حکومت کا نمونہ اسوقت برطانیہ اور امریکہ میں ملتا ہے۔ ہم یہاں جمہوری حکومت کے نقصانات یا فائدے بیان نہیں کریں گے۔ صرف اتنا عرض کرتے ہیں کہ اگر کامیاب جمہوری حکومت قائم ہے تو وہ انہی دو ملکوں میں ہے اور جب ہمارے ملک کے لوگ جمہوری حکومت کا ذکر کرتے ہیں تو یقیناً ان کے سامنے بھی انہی دو ملکوں کی جمہوری حکومت ہوتی ہے۔

ان دو ملکوں کے جمہوری نظام پر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس کا ایک خاصہ یہ بھی ہے۔ کہ ایک سیاسی پارٹی زور پکڑ کر ملک کے زمام اقتدار سنبھال لیتی ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں مختلف پارٹیاں متحد ہو کر یا الگ الگ حزب مخالف بناتی ہیں۔ اس سے جو فائدہ بظاہر نظر آتا ہے اور جس کی طرف سب سے پہلے نظر جاتی ہے وہ یہ ہے کہ صاحب اقتدار پارٹی ہر بات میں اپنی من مانی نہیں کر سکتی بلکہ اس کو حزب مخالف کے جذبات کا پاس کرنا پڑتا ہے اور اس طرح حکومت میں ایک قسم کا توازن سا پیدا ہو جاتا ہے اور ملک کا سیاسی کاروبار باحسن طریق انجام پاتا رہتا ہے۔ اسی لحاظ سے ہم نے برطانوی اور امریکی جمہورتوں کو کامیاب ترین جمہورتیں کہا ہے۔ کیونکہ مندرجہ بالا اصول کے مطابق حکومت کی مشینری بغیر کسی ضرر رساں خراش کے چلتی چلی جاتی ہے۔ ان کے مقابلہ میں باقی تمام دنیا کی جمہورتیں اس توازن سے کام نہیں کرتیں۔ اگرچہ ان کے اصول بھی ان دو ملکوں کی جمہوری صورت سے کوئی زیادہ متباین نہیں ہوتے اس کی دو ظاہری وجوہات ہیں۔ ایک تو یہ کہ ان ممالک میں حب الوطنی کا جذبہ کافی حد تک ترقی کر چکا ہے اور دوسری وجہ جو پہلی وجہ ہی سے برآمد ہوتی ہے یہ ہے کہ یہاں مختلف پارٹیوں کے باہمی اختلافات کی بنا ر مختلف سیاسی نظریات پر ہوتی ہے۔ محض ذاتیات کا بہت کم دخل ہوتا ہے۔

بیشک پارٹی سسٹم کا اصول جمہوری حکومتوں میں ایک اچھا اصول ہے۔ لیکن اس کی افادیت اسی وقت تک ہی ہے جب تک مختلف پارٹیاں حب الوطنی کے جذبہ سے متاثر ہوں اور ان کے درمیان باہمی اختلافات زیادہ تر اصولی اختلافات ہوں نہ کہ ذاتیات کی بنا ر پر۔ تیسری بات جس کا ہم یہاں خاص طور پر ذکر کرنا چاہتے ہیں اور جو در اصل جمہوریت کی جان ہے وہ یہ ہے کہ ہر پارٹی جمہوریت کے بنیادی اصولوں پر ایمان رکھتی ہو اس کا مطلب یہ ہے کہ ملک میں کوئی ایسی پارٹی نہ ہو جو ہو تو حزب مخالف میں اور جمہوری اصولوں کا اس طرح فائدہ تو اٹھانا چاہتی ہو۔ مگر اس کا اپنا ایمان اس قسم کی جمہوریت پر نہ ہو۔ جس کے اصولوں سے وہ صرف وقتی فائدہ اٹھانا چاہتی ہو۔ مگر اس کا ایمان کسی اور ہی قسم کی حکومت پر ہو یعنی مثلاً وہ فاشزم یا ڈکٹیٹر شپ یا اور اس قسم کی واحد پارٹی حکومت پر ایمان رکھتی ہو۔

ایسی پارٹی جو مذکورہ بالا جمہوریت کے اصولوں پر ایمان رکھتی ہو اور اس میں کوئی بنیادی تبدیلی نہ کرنا چاہتی بلکہ آئینی ذرائع سے ان بنیادی جمہوری اصولوں کے اندر رہ کر مقتدر پارٹی سے اختلاف رکھتی ہو وہ تو بے شک صحیح معنوں میں حزب مخالف بنانے کا حق رکھتی ہے۔ لیکن کوئی ایسی پارٹی جو سرے سے جمہوریت کے بنیادی اصولوں کو ہی تبدیل کر دینا چاہتی ہو اور ایک بالکل ہی نئی قسم کی حکومت برپا کرنا چاہتی ہو جس کے اصول جمہوریت کے بنیادی اصولوں سے متضاد ہوں۔ تو ایسی کسی پارٹی کا اصولاً یہ حق نہیں ہے، کہ وہ ایسی جمہوری حکومت میں حزب مخالف بنائے جس کے بنیادی اصولوں کو ہی وہ نہیں مانتی اور ایسی جمہوریت کو ہی تہس نہس کر دینا چاہتی ہے

اس وقت ہم پاکستان میں دیکھتے ہیں کہ چند پارٹیاں ایسی پیدا ہو گئی ہیں جو مسلم لیگ کے مقابلہ میں حزب مخالف بنانے کی دعویدار ہیں۔ پنجاب میں اسوقت ہم اس وفد کے ارکان سے جن پر یہ مشتمل تھا جو ہز ایکسی لینسی سردار عبد الرب نشتر گورنر پنجاب کی خدمت میں انتخابات اور سیفٹی ایکٹ کے متعلق بات چیت کرنے کے لئے حاضر ہوا تھا۔ یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہاں کم سے کم تین پارٹیاں ایسی ہیں جو مسلم لیگ کے بالمقابل انتخابات لڑنے کا ارادہ رکھتی ہیں اور ادعا کرتی ہیں کہ اگر وہ اقتدار پر نہ بھی آ سکیں تو کم سے کم حزب مخالف تو ضرور بنا سکینگی۔ یہ تین پارٹیاں عوامی لیگ، کمیونسٹ پارٹی اور مودودی صاحب کی اسلامی جماعت ہے۔

پارٹیاں تو شاید جوں جوں انتخابات نزدیک آئینگے اور بھی برساتی کیڑوں کی طرح بہتیری نمودار ہو جائینگی مگر اسوقت ہم ان تینوں پارٹیوں کا جائزہ لینا چاہتے ہیں۔ کیونکہ اخبارات میں زیادہ تر ان تینوں پارٹیوں ہی کا ذکر آیا ہے اور مشترکہ وفد بھی ان ہی تینوں پارٹیوں کے نمائندوں پر مشتمل تھا۔

ان تینوں پارٹیوں کے دعاوی کو جانچنے کے لئے پہلا معیار یہ ہے کہ آیا یہ پارٹیاں اس جمہوریت پر ایمان رکھتی ہیں۔ جس کے اصولوں کے مطابق آئندہ انتخابات منعقد ہو رہے ہیں۔ اور کیا یہ ایسی جمہوریت کی اسمبلی میں جا کر حزب مخالف کی حیثیت اختیار کر سکتی ہیں۔ جہاں تک کمیونسٹوں اور مودودی صاحب کی جماعت اسلامی کا تعلق ہے۔ ہم بلا خوف تردید کہہ سکتے ہیں۔ کہ جن جمہوری اصولوں کے ماتحت آئندہ انتخابات منعقد ہو رہے ہیں یہ دونوں جماعتیں اگر یہ جماعتیں کہلا سکتی ہیں ان اصولوں پر قطعاً ایمان نہیں رکھتیں اور ان کا ایسے انتخابات میں حصہ لینا یقیناً پرلے درجہ کی ریاکاری ہے۔ یہ دونوں جماعتیں اپنی اپنی قسم کی واحد پارٹی حکومت کی معتقد ہیں اور ان کا جمہوری اصولوں کی پناہ لینا محض ایک فریب ہے۔ دونوں اپنے اپنے مخصوص نظریات کے مطابق موجودہ پاکستانی حکومت کے بنیادی اصولوں کو بالکل بدل دینا چاہتی ہیں۔ یہ بات اتنی واضح ہے کہ ہمیں یہاں اس کے ثبوت کے لئے دلائل پیش کرنے کی بھی ضرورت نہیں۔

ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ کمیونسٹوں کا فریب تو بالکل کھلا کھلا ہے آپ ان کا لٹریچر پڑھیں تو اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ عملاً جو کچھ وہ کر رہے ہیں وہ محض ابن الوقتی ہے اور ان کے اخلاقی کوڈ میں ایسی ابن الوقتی فائز ہے۔ مگر مودودی صاحب کی جماعت کا طریق کار بقول اقبال ع

بہت باریک ہیں واعظ کی چالیں

نہایت پیچ در پیچ ہے اور اس لحاظ سے بہت زیادہ خطرناک ہے۔ کمیونسٹ جو پاپڑ بیلتا ہے تو اپنے مخصوص نظریات کی طرف لانے کیلئے مگر اسلامی جماعت اپنے خود ساختہ نظریات کے گرد اسلامی تقدس کا تانا بانا بن رہی ہے۔

الغرض خواہ کمیونسٹ اور مودودی صاحب کے نظریات باہم متضاد ہوں۔ لیکن دونوں اس بات میں مشترک ہیں کہ دونوں موجودہ قسم کی جمہوریت سے بالکل علیحدہ اپنی اپنی خاص قسم کی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے ان کا یہ کہنا کہ وہ اپنے حصول مدعا کے لئے آئینی طریقے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ ایک بہت بڑا سیاسی فریب ہے اس لئے وہ موجودہ جمہوری اصولوں کے مطابق منتخبہ اسمبلی میں حزب مخالف بنانے کا اصولاً کوئی حق نہیں رکھتیں۔

رہی عوامی لیگ تو اس کی بنیاد محض ذاتیاتی اختلافات پر ہے۔ اس کے ارکان کی زیادہ تعداد ان لوگوں پر مشتمل ہے۔ جو بعض ذاتی تنازعات کی بنا ر پر مسلم لیگ سے روٹھے ہوئے ہیں تو دوسری پارٹیوں سے ان کا ربط ضبط اسی طرح کا ہے جس طرح مثلاً کوئی بچہ اپنے گھر والوں سے لڑ کر مخالفین سے جا ملے اور گھر والوں کو تنگ کرنا شروع کر دے اور وہ خوش ہیں اور مخالفین کی شہ پر ایسے کلمات منہ سے نکالنا شروع کر دے۔ جو زیبا نہ ہوں۔

عوامی لیگ بیشک مسلم لیگ سے بعض سیاسی اختلافات ظاہر کرتی ہے۔ مگر ان کی حیثیت ویسی ہے جیسی کہ ہم نے ابھی بیان کی ہے۔ یعنی گھر سے روٹھ جانے والے بچے کی باتوں کی سی۔ اس لئے ان کی جارحانہ تنقیدات کچھ زیادہ پر اثر ثابت نہیں ہو سکیں۔ چونکہ عوامی لیگ کی بنیاد محض ذاتیاتی تنازعات پر ہے۔ اس لئے اس کا وجود نہایت ہی افسوسناک ہے۔ بہتر یہی ہے کہ اس کو فوراً توڑ دیا جائے اور اگر ان کو کوئی اصولی اعتراضات ہیں۔ تو وہ مسلم لیگ میں شامل ہو کر بھائیوں کی طرح باہم طے کرنے چاہئیں۔ موجودہ صورت میں اگر وہ کوئی حزب مخالف بنانے میں کامیاب بھی ہو جائے گی۔ تو چونکہ اس کی بنیاد محض ذاتیاتی اختلافات پر ہے۔ نہ اصولی اختلافات پر۔ یقیناً وہ کوئی ایسا مفید کام ملک کی بہبودی کے لئے نہیں کر سکے گی۔ جس طرح کہ برطانیہ یا امریکہ میں حزب مخالف کرتے ہیں۔

اسلئے ہماری دانست میں متذکرہ بالا تینوں پارٹیوں میں ایک بھی ایسی نہیں ہے۔ جو اصولاً ایک جمہوری حکومت میں صحیح حزب مخالف بن سکے۔

مبلغین سلسلہ کو اطلاع

جملہ مبلغین کرام کی خدمت میں عرض ہے کہ جن دوستوں سے صیغہ نشر و اشاعت کے لئے امداد حاصل کی جائے۔ ان کے نام معہ مکمل ایڈریس اور رقم کی تفصیل کے ساتھ دفتر میں ارسال فرمایا کریں تا معطی صاحبان کے نام معہ ادا کردہ رقوم کے الفضل میں شائع کرائے جا سکیں اس طرح ایک تو امداد کرنیوالوں کی حوصلہ افزائی ہوگی اور دوسرے انشاء اللہ جماعتوں میں مسابقت کی روح پیدا ہوگی (مہتمم نشر و اشاعت)

انڈونیشیا میں تبلیغ احمدیت کے موضوع پر

ایک اہم لیکچر

مورخہ ۱۷ ستمبر بروز اتوار۔ بوقت پانچ بجے شام تعلیم الاسلام کالج ہال (نزد ضلع کچہری) میں مکرم مولوی رحمت علی صاحب فاضل مبلغ اسلام انڈونیشیا مندرجہ بالا موضوع پر ایک اہم لیکچر فرمائیں گے۔

جملہ احباب تشریف لا کر محترم مولوی صاحب کے لیکچر سے استفادہ کریں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور)

ہر صاحب استطاعت احمدی اخبار خود خرید کر پڑھے اور غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کیلئے دے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احرار کے کارہائے نمایاں

(از مکرم شیخ عبد القادر صاحب لائلپور)

احرار کا کردار پاکستان بننے سے پہلے

پنجاب کے غیور مسلمانوں کو مسجد شہید گنج کے خونچکاں واقعات بھولے نہ ہوں گے۔ اس نازک دور میں مجلس احرار اسلام نے مسلمانوں کی جو قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ وہ ظاہر و باہر ہیں۔ احرار کو جنم دینے والے مولوی ظفر علی خاں نے مسجد شہید گنج کے معاملہ میں احرار کے کارناموں کی داد ایک مرصع نظم کی صورت میں دی ہے۔ ایک بند ملاحظہ ہو:-

اللہ کے قانون کی پہچان سے بیزار
اسلام اور ایمان اور احسان سے بیزار
ناموس پیمبرؐ کے نگہبان سے بیزار
کافر سے موالات مسلمان سے بیزار
اس پر ہے یہ دعوےٰ کہ ہیں اسلام کے احرار
احرار کہاں کے ہیں یہ اسلام کے غدّار
پنجاب کے احرار ــــ اسلام کے غدار

احرار اور زمانہ جدوجہد پاکستان

اس زمانہ کو یاد کیجئے۔ جب پاکستان ایک زندہ حقیقت بننے کے لئے ایک نازک دور میں سے گزر رہا تھا۔ جدوجہد آزادی ہلالی پرچم کے نیچے حضرت قائد اعظم کی قیادت میں جاری تھی۔ اس دور میں جبکہ مسلمان زندگی اور موت کے دوراہے پر کھڑا تھا۔ مجلس احرار اسلام نے کیا پارٹ ادا کیا۔ پاکستان کے لئے کیا خدمات سرانجام دیں۔ احرار کے چند سنہری کارنامے اس سلسلہ میں درج ذیل ہیں:-

(۱)

پاکستان بننے سے پیشتر مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری پسرور کانفرنس میں اعلان کرتے ہیں کہ "کوئی ماں کا بچہ پاکستان کی پ بھی نہیں بنا سکتا۔"
(تقریر عطاء اللہ شاہ بخاری پسرور کانفرنس)

(۲)

احرار کا واحد ترجمان اخبار آزاد ۳ نومبر ۱۹۴۶ء کی اشاعت میں رقمطراز ہے:-

"ان لوگوں کو شرم نہیں آتی۔ کہ وہ اب بھی پاکستان کا نام جپتے ہیں۔ ...... سچ ہے پاکستان ایک تو تخوار سانپ ہے۔ جو ۱۹۴۰ء سے مسلمانوں کا خون چوس رہا ہے۔ اور مسلم لیگ ہائی کمانڈ ایک سپیرا ہے۔"

(۳)

احرار کے روح رواں مسٹر مظہر علی اظہر جلسہ میں ایک فی البدیہہ شعر ارشاد فرماتے ہیں۔ ایک مصرعہ یہ ہے۔

"یہ کافر اعظم ہے کہ ہے قائد اعظم؟"
("حیات محمد علی جناح" از رئیس احمد جعفری صفحہ ۱۹۱)

ملاحظہ کیا آپ نے؟ مسلمانوں کے جلیل القدر قائد اعظم محمد علی جناح کی شان احرار کی زبان فیض ترجمان سے۔

(۴)

(ا) احرار کے مفکر اعظم چوہدری افضل حق کے ارشادات پاکستان اور مسلم لیگ ہائی کمانڈ کے متعلق ملاحظہ ہوں:-

"مسٹر جناح نے ایک بے درد دہشت پسند کی طرح ہمارے درمیان ایک بم پھینکا ہے جس سے انتشار اور ابتری پیدا ہو گئی ہے کٹر قوم پرست جناح اول درجہ کا فرقہ پرست بن چکا ہے۔ ...... مسٹر جناح نے زخم پر پھایہ رکھنے کی بجائے خنجر سے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کرنا مناسب سمجھا ہے۔"
(پاکستان اور اچھوت ص۔)

(ب) یہی مسلم لیگی ممبران کے متعلق ارشاد ہوتا ہے "انتہا درجہ کے تنگدل اور متعصب فرقہ پرست تمہیں فرقہ پرست کہیں گے۔ ان کی پرواہ نہ کرو کتے بھونکتے رہیں گے۔ کاروان احرار کو اپنی منزل کی طرف چلنے دو۔ احرار کا وطن دیگی سرمایہ دار کا پاکستان نہیں۔" (خطبات احرار ص۹۹)

(۵)

احرار کی پے در پے غداریوں کی بنا پر اخبار زمیندار کا نظریہ احرار کے متعلق ملاحظہ ہو۔

"ہمارے خون کا قطرہ قطرہ مجلس احرار اسلام اور اس کے زعماء کی بے دردی اور لاپرواہی کی داستان ہے۔ ہمارے خون کی واحد ذمہ داری مجلس احرار کے سر ہے۔ اور بس"
(روزنامہ زمیندار ۳۱ جنوری ۱۹۴۰ء)

کیا یہ محض اختلاف رائے تھا؟

احرار کے سامنے جب ان کے اعمال کا سابقہ ریکارڈ پیش کیا جائے۔ تو جھٹ بڑی شان بے نیازی سے کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ

"مسٹر جناح کے ساتھ یہ تو ہمارا محض اختلاف رائے تھا۔ جو کہ کسی صورت میں قابل گرفت نہیں ہو سکتا۔"

احرار کو کیا یہ معلوم نہیں۔ کہ ان کے اختلاف رائے کا رنگ بڑھتے بڑھتے ملت کے ساتھ خطرناک غداری میں تبدیل ہو چکا تھا احرار کو جنم دینے والے مولوی ظفر علی خاں نے یونہی تو نہیں کہہ دیا تھا۔

پنجاب کے احرار ــــ اسلام کے غدار

قائد اعظم کی نظروں میں احرار اس درجہ گر چکے تھے۔ کہ مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری نے ابھی پچھلے دنوں اپنی ایک تقریر میں کہا ہے۔ کہ میں نے قائد اعظم کے بوٹ پر اپنی ڈاڑھی رگڑ دی۔ لیکن وہ نہ پسیجے۔ (آزاد)

جناب من۔ اگر آپ ملت کے ساتھ غداریوں کو محض اختلاف رائے قرار دے کر معاف کر سکتے ہیں۔ تو کیا آپ صادق از دکن۔ جعفر از بنگال عبد اللہ از کشمیر کی غداریوں کو اختلاف رائے کے حسین پردے میں چھپانے کے لئے تیار ہیں؟ یہ طبقہ تو ہمیشہ یہی کہا کرتا ہے۔ کہ ہمارا تو محض اختلاف رائے تھا۔ خوب ہے

کسی کی جان گئی آپ کی ادا ٹھہری

احرار کا کردار پاکستان بننے کے بعد

احرار نے اپنی خو نہ بدلی تھی۔ نہ بدلی۔ وہی احرار جو شہید گنج کے معاملہ میں سکھوں کے ساتھ مل گئے۔ جو قیام پاکستان کے وقت کانگرس کی آغوش میں جا بیٹھے۔ اور لکشمی دیوی سے دل بہلانے لگے۔ اب جبکہ لاکھوں مسلمانوں کے خون اور ہڈیوں کے مسالہ سے پاکستان معرض وجود میں آچکا ہے۔ احرار کو پاکستان کا استحکام اور اتحاد ایک آنکھ نہیں بھاتا۔ اب احرار نے حکومت الٰہیہ اور تبلیغ کا بہروپ بھر رکھا ہے۔ دراصل ان کا مقصد پاکستان میں فرقہ دارانہ انتشار پیدا کر کے حکومت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لینا ہے۔ اس سیاسی اقتدار کو حاصل کرنے کے لئے عوام کو پاکستان میں بسنے والے مختلف فرقوں کے خلاف بھڑکایا جا رہا ہے۔ یہاں تک کہ حکام اور وزراء کے خلاف فرقہ وارانہ جذبات پیدا کر کے پاکستان کو کمزور کرنے کے درپے ہیں۔ ابھی پچھلے دنوں پاکستان کے وزیر خارجہ کے خلاف پنجاب کے کونے کونے میں ایک سوچی سمجھی سازش کے مطابق احرار نے ایک طوفان بے تمیزی بپا کر رکھا تھا۔ کہ آپ نے احمدیوں کو مسلمانوں سے الگ قرار دے کر گوادر اسپورٹ انڈیا کے حوالے کروا دیا۔ لیکن جب حکومت پاکستان نے اس جھوٹ کی تردید کر دی۔ تو مدیر آزاد لکھتے ہیں۔ کہ احراری لیڈر محض "جوش خطابت" میں ایسا کہہ گئے تھے۔ اب پاکستان کے محبوب وزیر اعظم کے خلاف جماعت اسلامی اور احراری مل کر یہ پراپیگنڈا کر رہے ہیں۔ کہ آپ نے اپنے حالیہ دورہ امریکہ پر پچیس لاکھ روپیہ خرچ کر دیا۔ وزیر اعظم کی واضح تردید کے باوجود ان کا "جوش خطابت" و "جوش صحافت" ہے۔ کہ بند ہونے میں نہیں آتا۔ نارووال میں شیعہ سنی تنازعہ ایک تازہ واقعہ ہے۔ مسلم لیگ نے تحقیق کے بعد اعلان کیا ہے۔ کہ اس کے پس منظر میں احراری عنصر کارفرما ہے۔

اسی طرح جماعت احمدیہ کے خلاف منافرت پھیلائی جا رہی ہے۔ کہ یہ جماعت پاکستان کی وفادار نہیں۔ بلکہ غدار ہے۔ سچ ہے۔ ساون کے اندھے کو سب کچھ سبز ہی نظر آتا ہے۔ جو خود غدار ہو۔ وہ بھلا غدار اور وفادار میں کیا تمیز کرے گا۔ موازنہ کیجئے۔ احرار لیڈر جب اعلان کر رہے تھے۔ کہ کوئی ماں کا بچہ پاکستان کی پ بھی نہیں بنا سکتا۔ اس وقت حضرت امام جماعت احمدیہ نے یہ آوازہ حق بلند کیا۔

"ہم پاکستان کی حمایت اس لئے کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کا جائز حق ہے۔ اور وہ انہیں ملنا چاہیئے۔ اور اگر حق کی تائید میں ہمیں پھانسی پر بھی لٹکا دیا جائے۔ تو یہ ہمارے لئے موجب راحت ہوگا۔" (اخبار الفضل مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۴۷ء)

احرار کا یہ تبلیغی ڈھونگ کوئی نیا نہیں بلکہ پرانا ہے مولوی ظفر علی خاں احرار کے اس تبلیغی ڈھونگ کی قلعی بایں الفاظ کھولتے ہیں:-

"احمدیوں کی مخالفت کی آڑ میں احرار نے خوب ہاتھ رنگے۔ احمدیوں کی مخالفت کا احرار نے محض جلب زر کے لئے ڈھونگ رچا رکھا ہے۔ قادیانیت کی آڑ میں غریب مسلمانوں کے گاڑھے پسینہ کی کمائی ہڑپ کر رہے ہیں۔ کوئی ان احرار سے پوچھے۔ بھلے مانسو! تم نے مسلمانوں کا کیا سنوارا ہے۔ کونسی اسلامی خدمت تم نے سرانجام دی ہے۔ کیا بھولے سے بھی تم نے تبلیغ اسلام کی۔ احرار یو! کان کھول کر سن لو۔ تم اور تمہارے لگے بندے مرزا محمود (امام جماعت احمدیہ) کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے پاس قرآن ہے قرآن کا علم ہے۔ تمہارے پاس کیا خاک دھرا ہے۔ تم میں ہے جو کوئی قرآن کے سادہ حروف بھی پڑھ سکے۔ تم نے کبھی خواب میں بھی قرآن نہیں پڑھا۔ تم خود کچھ نہیں جانتے تو لوگوں کو کیا بتاؤ گے۔ مرزا محمود کی مخالفت تمہارے فرشتے بھی نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے ساتھ ایسی جماعت ہے۔ جو تن من دھن اس کے ایک اشارہ پر اس کے پاؤں میں نچھاور کرنے کو تیار ہے۔ تمہارے پاس کیا ہے۔ گالیاں اور بدزبانی۔ تف ہے تمہاری غداری پر۔ لاہور میں مسجد شہید ہوئی۔ تم ٹس سے مس نہ ہوئے۔ مگر قادیان میں نماز جمعہ کی آڑ میں تم نے مورچہ لگا دیا۔ اس میں بھی تمہیں ایسی ناکامی ہوئی کہ قیامت تک یاد رکھو گے۔ سوائے چند تنخواہ دار اور بھاڑے کے ٹٹوؤں کے تم کسی کو جیل خانہ نہیں بھجوا سکے۔ مرزا محمود کے پاس مبلغ ہیں۔ مختلف علوم کے ماہر ہیں۔ دنیا کے ہر ایک ملک میں اس نے جھنڈا گاڑ رکھا ہے ۴

ص میں حق بات کہنے سے باز نہیں رہ سکتا۔ میں یہ ضرور کہوں گا۔ کہ اگر تم نے مرزا محمود کی مخالفت کرنی ہے۔ تو پہلے قرآن سیکھو۔ مبلغ تیار کرو۔ عربی مدرسہ جاری کرو۔ قادیان میں دو چار مفسدہ پرداز بھیجنے سے کام نہیں چلتا۔ یہ تو چندہ بٹورنے کے ڈھنگ ہیں۔ اگر مخالفت

ق کرنی ہے۔ تو پہلے مبلغ تیار کرو۔ غیر ممالک میں ان کے مقابلہ میں تبلیغ اسلام کرو۔ یہ کیا شرافت ہے۔ کہ دو چار پکڑ لو اسی لونڈے قادیان میں بھیج کر مرزائیوں کو گالیاں دلوا دیں۔ کیا یہ تبلیغ اسلام ہے۔ یہ تو اسلام کی مٹی خراب کرنا ہے۔ (منقول از ایک خوفناک سازش مصنفہ مولوی مظہر علی اظہر) کیا ابھی وقت نہیں آیا۔ کہ مسلمان اس مار آستین سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانوں پر دورِ انحطاط اور مصلح ربانی علیہ السلام

(از خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی، واقف زندگی ارتھنڈی مہید کے)

موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کی حالت اس درجہ دگرگوں اور قابل رحمت ہو چکی تھی کہ اگر قرونِ اولیٰ کے مسلمان زندہ ہو کر ان کو یکبار دیکھ لیں تو یقیناً مسلمان نہ سمجھیں۔ کوئی بات بھی تو ایسی نہیں جو اسلام کا طرۂ امتیاز ہو۔ اور وہ زمانہ حال کے مسلمانوں میں پائی جاتی ہو۔ حضرت رسول مقبول محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مقدس کے مسلمان تو وہ تھے کہ جن کے حسن اخلاق اور دیگر اوصافِ مسلمانی کو دیکھ کر اس زمانہ کے کفار بھی کہہ اٹھتے تھے کہ ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین (پ ۱۴ ع ۱)۔ لیکن بعد زمانہ نبوی کے باعث آج مسلمانوں پر ایسا دورِ انحطاط آیا ہے کہ غیر تو غیر خود وہ لوگ بھی جو اپنے دلوں میں اسلام کا کچھ نہ کچھ درد رکھتے ہیں مسلمانوں کے موجودہ اخلاق و اعمال کو دیکھ کر ان سے کوسوں دور بھاگتے ہیں اور بزبانِ حال کہہ رہے ہیں کہ کاش یہ نام نہاد مسلمان جو اسلام کے لئے موجب ننگ و عار ہیں پیدا ہی نہ ہوتے۔ تا ان کے افعال شنیعہ کو دیکھ کر شرم کے مارے غیروں کے سامنے ہمیں آنکھیں نیچی نہ کرنی پڑتیں۔

کیا چھوٹے اور کیا بڑے۔ کیا جاہل اور کیا عالم سبھی مسلمان اپنی بدحالی پر خون کے آنسو رو رہے ہیں۔ بزرگانِ سلف کے عظیم الشان کارنامے ان کی آنکھوں میں محض قصہ جات دکھائی دیتے ہیں۔ فقدانِ روحانیت کے باعث قرآن کریم اور اسلام ان کے نزدیک (نعوذ باللہ) بازیچۂ طفلاں سمجھا جاتا ہے۔ بجائے اس کے کہ دورِ حاضرہ کے مسلمان اسلامی تہذیب و تمدن اور اخلاق و اطوار اختیار کر کے اسلام کی زندگی کا ثبوت دیتے آج ان کے دلوں پر کفر و الحاد نے تسلط پا لیا ہے اور مسلمانوں کا ان سے دور کا بھی تعلق نہیں رہا۔ یہ حالت نہ صرف ایک ملک کے مسلمانوں کی ہے بلکہ جس طرف بھی نگاہ اٹھاؤ مسلمان ایسی ہی حالت میں مبتلا دکھائی دیتے ہیں۔

ہم نے مندرجہ بالا سطور میں کسی مبالغہ سے کام نہیں لیا بلکہ جو کچھ عرض کیا ہے وہ سو فیصدی حقیقت پر مبنی ہے اور حالات و واقعات اس کی کھلی گواہی دے رہے ہیں۔ ہم نہیں چاہتے کہ اپنے اس دعویٰ کو بلا ثبوت ہی چھوڑ دیں۔ اس لئے اس سلسلہ میں چند ایک حوالہ جات درج ذیل کرتے ہیں

رسالہ "مولوی" دہلی کے "رسول نمبر ۱۳۶۲ھ" مولٰنا حالی مرحوم کے شعر ؎

اے خاصۂ خاصانِ رسل وقتِ دعا ہے
امت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے

کے زیر عنوان لکھا ہے کہ:-

"ہم سے ہمارے ایمان بھی رخصت ہو رہے ہیں ہمارے روزمرہ سے اسلام خارج ہو چکا ہے ہماری مساجد ویران ہو رہی ہیں۔ نہ طاعت میں کچھ مزہ ملتا ہے نہ عبادت میں کوئی لذت باقی ہے۔ نہ صدق و مقال کے خوگر رہے نہ اکل حلال کے۔ ہماری غلغلہ افروز عالم اخوت ختم ہو چکی۔ ہمارے داعیات و مساوات ختم ہو چکے ایک خدا کے آگے سر جھکانے والے اب ایک ایک چوکھٹ پر جبیں نیاز رگڑتے پھرتے ہیں ایک خدا سے ڈرنے والے اب ہر بندے سے ڈرتے ہیں۔ خدا سے نہ ڈرنے کا جو نتیجہ ہوا کرتا ہے وہ بھگت رہے ہیں۔ ایک خدا ایک رسول اور ایک قرآن کے معتقد ہو کر اب ہم صدہا فرقوں میں منقسم ہو گئے ہیں ...... اے شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ! ہمارے تو کل کی کل ہی بگڑ گئی۔ ہر ہر ذرہ اپنی جگہ خراب ہو چکا۔ نہ ہماری نمازیں رہیں۔ نہ ہمارے روزے رہے۔ زبانیں ہماری خراب ہو گئیں شرافت گفتار ہماری جاتی رہی۔ بات کے دھنی نہ رہے۔ اعتقادات ہمارے متزلزل ہیں پختگی ایمان ہم میں نہیں "اشداء علی الکفار رحماء بینھم" کی شان ہماری گئی۔ باہمی ہمدردیاں ہمارے اندر نہ رہیں دوسروں کو دیکھتے ہیں۔ ترقی کی منزل نشین پر فائز پاتے ہیں تو جگر جلتا ہے۔ سینہ میں ایک آگ لگ اٹھتی ہے۔ عرب میں، ایران میں ہندوستان میں کہیں ہماری عزت باقی نہیں رہی۔ ہم مریض ہیں۔ مرض بھی معلوم ہے اور مرض کا علاج بھی معلوم ہے۔ لیکن کچھ ایسی بن گئی ہے کچھ ایسی پڑ گئی ہے کہ نہ کچھ کئے ہوتا ہے اور نہ کچھ بنائے بنتی ہے۔ ہمارے کئے کچھ نہیں ہوتا ہے اور نہ ہمارے بنائے کچھ بنتی ہے۔ بالکل درماندہ ہو کر رہ گئے ہیں۔ شرم آتی ہے یہ کہتے ہوئے کہ اگرچہ ہم مسلمان ہیں۔ مگر حقیقت میں نامسلمان سے بدتر ہو کر رہ گئے ہیں۔ کہنا نہیں چاہیے زبان نہیں کھلتی مگر رحمت عالم کا دربار ہے۔"

(در رسالہ "مولوی" جلد ۳۷ نمبر ۲ صفحہ ۴)

پھر رسالہ "مولوی" کی ایک دوسری اشاعت میں مولٰنا حالی مرحوم کے شعر ؎

جو دین کہ ہر شر و فتن کا تھا نگہبان
اب اس کا نگہبان اگر ہے تو خدا ہے

کی تحت میں لکھا ہے کہ:-

"مسلمانوں نے اپنی راہ چھوڑ دی۔ اسلام کے چشمہ صافی کو گدلا کر دیا۔ ہر مذہب و قوم کی مراسم اس میں شامل ہوتی چلی گئیں اور سادہ و آسان دین تکلفات کا ایک گورکھ دھندہ بن کر رہ گیا اور یہ نوبت پہنچ گئی کہ اس کی سادگی و کشش کا آئینہ زنگ آلودہ ہو کر رہ گیا۔ اسلام کا قانون ازدواج نہایت مکمل و شاندار قانون تھا جو سادگیوں کا ایک دلفریب پیکر تھا۔ مگر اس میں ایسی ترامیم و حواشی اضافہ کر دیئے گئے ہیں کہ اس کی تمام دلکشی غارت ہو کر رہ گئی اور زن و شو اختلافات شر و فتن کی صورت اختیار کر گئے۔ صلہ رحمی کا اصول مسلمان بھول بیٹھے کاروباری مشاغل ترک کر دیئے جس کی وجہ سے خاندانی نفاق کی بنائیں استوار ہو گئیں اب تو دنیا ہی بدل گئی۔ قوم میں جنگ۔ خاندان میں جنگ۔ گھر میں جنگ۔ بھائیوں میں جنگ۔ میاں بیوی میں جنگ اور ایک دوسرے کی تحقیر پر تیار۔ ایک دوسرے کی عزت کا دشمن۔ دلوں میں کدورتیں سینوں میں عناد کی آگ کے شعلے بلند۔ زبانیں گندہ۔ نیتیں بگڑی ہوئی اقوام کے عمل سست۔ بات بات پر جھگڑا۔ طبائع میں اشتعال۔ جذبات بے قابو پوری قوم کی حالت خراب ہے۔ عزیزوں میں دشمنی کے اندر بھی محبت کا رنگ غالب رہتا ہے۔ اور یہاں دوستی بھی خطرات سے خالی نہیں رہی۔ ایسی حالت ہو چکی ہے کہ فی الحقیقت اس دین کا نگہبان اگر ہے تو خدا ہے۔ اگر خدا کی مشیت کارفرما نہ ہوتی تو یہ دین جس کے دشمن زمین و آسمان ہیں کبھی کا تباہ ہو کر رہ گیا ہوتا۔"

(در رسالہ "مولوی" جلد ۳۷ نمبر ۳ صفحہ ۱۶)

اسی طرح رسالہ "مولوی" کے ایک دوسرے پرچہ پر "قرآن اور مسلمان" کی سرخی دے کر ذیل کی سطور درج کی گئی ہیں کہ:-

"یہ کیا غضب ہے کہ قرآن کو ماننے والے نبی کے عاشق اور دیندار مسلمان بھی طوق و سلاسل میں جکڑے ہوئے ...... ہیں۔ غضب بالائے غضب یہ کہ دینی مدرسے بھی قائم ہیں۔ عالم بھی ہیں۔ مسجدیں بھی ہیں۔ مسجدوں میں درس قرآن بھی ہو رہے ہیں۔ صوفیاء بھی ہیں خانقاہیں بھی ہیں۔ پیری مریدی کا سلسلہ بھی چل رہا ہے۔ عرس بھی ہو رہے ہیں۔ ذکر و اشغال۔ مراقبوں۔ چلوں اور وردوں کی بھی کثرت ہے اور زور شور سے وعظ و لیکچر بھی ہو رہے ہیں اور پھر بھی مسلمان نفس و شیطان کے پنجہ میں ہیں۔ اور طاغوتی نظام کے ماتحت تنظیم ترقی۔ بہتری۔ اسلام کی سربلندی کی برتری کا راگ الاپ رہے ہیں۔ عقل حیران رہ جاتی ہے کہ قرآن کی حامل امت اور کفر و شرک کے غلبہ میں زندگی بسر کریں۔ در اصل ہم

. . . .

. . . .

. . . . کا سبب یہ ہے

کہ ہمارے علماء و زعماء اور صوفیاء مشائخ کما حقہ کفر و شرک۔ بدعت معصیت اور جاہلیت کے سامنے سینہ سپر نہیں ہو سکے۔ یعنی اپنے دل و دماغ کو جاہلیت کے اثرات سے نہیں بچا سکے۔ طاغوت کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے اور دین کو سیاست سے الگ کر کے ترک دنیا کے وعظ شروع کر دیئے۔ یعنی دین قیم کی پوری حقیقت کا ادراک و شعور ان کے ذہن کی گرفت سے نکل گیا۔ علمائے حق اور صالحین امت نے حتی الامکان کفر و شرک، بدعت و وہمیت کا قلع قمع کیا اور ملت مسلمہ کو اسلام کی صراط مستقیم پر قائم رکھنا چاہا۔ مگر ان کی صدائیں نقار خانے میں طوطی کی صدا بن کر رہ گئیں۔ عوام علمائے سوء اور پیران ریاکار کے پھندوں میں کچھ اس طرح پھنسے کہ اب تک نکلنے میں نہیں آتے۔"

(در رسالہ "مولوی" جلد ۲۴ نمبر ۲ صفحہ ۱۲)

اسی طرح رسالہ "پیشوا" دہلی کی ایک اشاعت میں یوں لکھا ہے کہ:-

"مسلمان آج اپنے بڑھاپے کے انحطاط و اضمحلال میں مبتلا ہیں۔ ان کے قویٰ مضمحل ہو چکے اور ان کے چہرے پر رونق شگفتگی کی جگہ افسردگی اور مردنی چھا گئی۔ پھر ان کے "ذکر جوانی در عہد پیری" کو آج کوئی بغیر شک و شبہ کے تسلیم کرے گا؟ گری ہوئی دیواروں اور شکستہ اینٹوں کا ڈھیر ممکن ہے کہ کبھی ایک قصر چہل ستون ہو۔ مگر اس وقت تو ایک مٹی کے ڈھیر سے زیادہ نہیں۔"

(در رسالہ پیشوا جلد ۱۷ نمبر ۱ صفحہ ۱۷)

(باقی صفحہ سات پر)

بابو عبدالغفور صاحب مرحوم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱) میرے والد صاحب قبلہ بابو عبدالغفور صاحب باشی جے پور شہر ریٹائرڈ سالٹ انسپکٹر سانگلی لیگ ورخہ ۴ رجون ۱۹۵۰ء بوقت ۱۱ بجے صبح بوجہ ہائی بلڈ پریشر اس دار فانی سے دار جاودانی کو رحلت فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ نے جولائی ۱۹۰۸ء میں بذریعہ خط حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کی تھی جب آپ کی بیعت کی خبر سانگلی سے جے پور پہنچی۔ تو دادا مرحوم کے پیر صاحب نے ... دیا۔ کہ ان کا قتل آپ اپنے ہاتھ سے کریں۔ چنانچہ دادا صاحب بوجہ مذہبی جوش چھری لے کر والد صاحب مرحوم کو گھر کی چھت پر لے گئے اور چھری سے ذبح کرنے ہی والے تھے۔ کہ تایا کو علم ہوتے ہی دیوار سے پھلانگ لگا کر دادا صاحب کو ایک خط دکھایا۔ جس میں لکھا تھا کہ یہ کلمہ گو نہیں۔ اور جب والد صاحب نے کلمہ شہادت سنایا۔ تو دادا نے ہاتھ روک لیا۔ المختصر والد صاحب پیر صاحب کی دلشیدہ انیول سے تنگ آ کر ایک روز گھر سے پونے سات آنے پیسے لیکر نکل گئے۔

(۲) آپ کو سلسلہ سے بہت محبت تھی۔ آپ نے اپنی کمائی کا بیشتر حصہ سلسلہ کی کتب اور دیگر مذہبی کتب جمع کرنے پر خرچ کیا۔ آپ ہمیشہ چندہ باقاعدہ ادا کرتے رہے۔ اور با جود رشتہ داروں کی (جو غیر احمدی ہیں) سخت مخالفت کے آخری دم تک مقابلہ کرتے رہے۔

(۳) گھر میں درس متواتر ۳۰ برس تک روزانہ صبح کی نماز کے بعد دیتے رہے آخری ایام میں ریٹائرڈ ہونے کے بعد ایک جگہ قیام نہ ملنے کی وجہ سے اس میں التوا ہو گیا۔

(۴) محترم قاضی محبوب عالم صاحب مرحوم اور آپ کے بھائی قاضی کرم الٰہی صاحب کے خاندان سے بہت محبت تھی۔ خصوصاً مکرم ڈاکٹر عبداللطیف صاحب و محترم ڈاکٹر محمد سعید صاحب پسران قاضی محبوب عالم صاحب مرحوم والد صاحب کی خدمت آخری وقت تک ادا کرتے رہے۔ جس کے لئے ہم سب افراد خاندان والد صاحب مرحوم ممنون اور مشکور رہیں گے۔

(۵) آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے بے حد محبت تھی۔ اور آپ کی ہر ایک تحریک میں حصہ لینے کی پوری کوشش کرتے تھے۔ آپ نے حضور کی ایک قمیض حضور سے حاصل کی تھی۔ اور وہ ایک عرصہ سے اپنے بکس میں رکھے ہوئے تھے۔ آپ نے وصیت کی تھی۔ کہ یہ قمیض مجھے کفن کے ساتھ پہنائی جائے چنانچہ ایسا ہی کیا۔

بالآخر احباب سے والد صاحب کی درجات بلندی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالودود فاروقی جسونت بلڈنگ جودھا مل روڈ لاہور)

انتقال

یہ خبر افسوس کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ میری والدہ محترمہ دولت بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری نظام الدین صاحب آف پوہلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ مورخہ ۱۸-۱۹ اگست کی درمیانی شب کو رات کے بارہ بجے بقضائے الٰہی سے وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ کو فی الحال امانتاً سیالکوٹ میں ہی دفن کیا گیا ہے۔ والدہ صاحبہ صرف چھ روز بیمار رہ کر فوت ہو گئیں۔

مرحومہ نے ستاسٹھ سال کی طویل عمر پائی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی صحت کے ساتھ عمر گذاری۔ صرف آخری دو سال میں زیادہ کمزور تھیں۔ والدہ صاحبہ محترمہ نے ۱۹۲۳ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بیعت کی۔ اور احمدیت کو قبول کیا۔ بعدہٗ وہ ہر جلسہ سالانہ کے موقعہ پر باقاعدگی کے ساتھ قادیان جایا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ نے ۱۹۲۳ء میں وصیت کی۔ جس کا خدا تعالیٰ کے فضل سے سارا حساب بیباق کر دیا گیا تھا۔ مرحومہ لین دین کے معاملہ میں بہت صاف تھیں۔ صلوٰۃ و صوم کی پابند۔ اور اپنے کلام میں بہت صاف گو تھیں۔

میرے والد صاحب مرحوم کی وفات کو آج قریباً پینتالیس (۴۵) سال کا عرصہ گذر چکا ہے۔ گاؤں کے بزرگوں کی زبانی معلوم ہوتا ہے کہ وہ احمدیت کے مخالف تھے۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ اس نے اپنے فضل سے ہماری والدہ کو احمدیت جیسی نعمت سے نوازا۔ جس سے مجھے بھی مستفید ہونے کا موقعہ ملا۔

میرے میکے کے خاندان میں صرف میں اور میری والدہ ہی احمدی ہیں۔ میری صرف ایک اور بہن ہے جو کہ مع اہل و عیال کے غیر احمدی ہیں۔ قارئین سے درخواست ہے کہ والدہ مرحومہ کی مغفرت کے لئے اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ اور ساتھ ہی دعا فرمائیں۔ خدا تعالیٰ میری بہن اور اس کی اولاد کو بھی راہ ہدایت پر لائے۔ آمین ثم آمین۔

(دعا لشہ بی بی سیالکوٹ شہر)

فوری ضرورت ہے

لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ربوہ کیلئے ایک نہایت مستعد۔ ہوشیار اور دیانتدار داروغہ کی ضرورت ہے۔ جو میٹرک تک تعلیم یافتہ اور انتظامی قابلیت رکھتا ہو۔ خواہشمند احباب اپنی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ جلد تر درخواست بھجوا دیں۔

ٹماٹر!

یہ ایک بالکل معمولی سا پھل ہے۔ اور اس کی پنجاب کے ہر حصہ و ہر موسم میں کاشت ہو سکتی ہے۔ مگر اس کے اندر وٹامن اے۔ بی۔ سی کے علاوہ بعض ایسڈ بھی موجود ہیں۔ اور یہ تمام چیزیں صحت کو برقرار رکھنے کے لئے از حد ضروری ہیں۔ کسی شخص کی خوراک خواہ کتنی ہی اچھی ہو۔ اگر اس میں مندرجہ بالا چیزیں موجود نہ ہونگی۔ تو اس کی صحت ہرگز ٹھیک نہ رہ سکے گی۔ اور اگر یہ چیزیں بہت ہی تھوڑی مقدار میں کھائی جائیں تب بھی لوگ مختلف بیماریوں کا شکار ہونے سے بچ سکتے ہیں۔

اس پھل سے سو فیصدی فائدہ اٹھانے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ اس کو نمک کے ساتھ ملا کر چھلکا اتار بغیر صبح کے وقت ناشتہ کرنے سے پہلے کھایا جائے۔ مگر ہمارے ملک میں عام طور پر اس کو سبزی وغیرہ میں پکا کر استعمال کیا جاتا ہے۔ جو طبی نقطہ نگاہ سے ٹھیک نہیں۔ کیونکہ اس عرصہ میں اس کی وٹامن سی ضائع ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر کھانے کو زیادہ نہ پکایا جائے۔ تو اس وٹامن کو بہت کم نقصان پہنچتا ہے۔ چونکہ پکاتے وقت اس کا اکثر حصہ اس پانی میں مل جاتا ہے۔ جس میں کہ سبزی کو پکایا جا رہا ہو۔ مگر اس طرح سے یہ ضروری ہو جاتا ہے۔ کہ اس پانی کو بھی استعمال کیا جائے۔ روزانہ کم از کم آدھ پاؤ ٹماٹر استعمال کرنے چاہئیں۔ اور پھر کم از کم آدھ گھنٹہ تک پانی نہ پیا جائے تاکہ گلا خراب نہ ہو۔ چھوٹے بچوں۔ حاملہ و دودھ پلانے والی عورتوں کو اس سے زیادہ مقدار میں ٹماٹر کھانے چاہئیں۔

اس کے استعمال سے قبض نہیں ہوتی۔ اس وجہ سے قبض کے مریضوں کے لئے اس کا استعمال بہت ہی زیادہ مفید ہے۔ ان مریضوں کو جن کی آنکھوں میں سفید موتیا اتر رہا ہو۔ اس کا بہت فائدہ پہنچتا ہے چونکہ اس کے استعمال سے سفید موتیا اوّل تو بالکل ٹھیک ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر فوری طور پر ٹھیک نہ بھی ہو۔ تو اپریشن کے وقت آنکھ بہت اچھی بنتی ہے۔ اور بعد میں کوئی پیچیدگی بھی پیدا نہیں ہوتی۔ ان کے استعمال سے دانت بالکل ٹھیک اور وقت مقررہ پر نکلتے ہیں۔ اور پھر باقی عمر ٹھیک ہی رہتے ہیں۔ اور خون بھی ٹھیک بنتا ہے۔ نیز اسی طرح اس کے متواتر استعمال کرنے سے کئی بیماریوں سے بچا جا سکتا ہے۔

(عبدالسمیع عنتی ایم۔ بی۔ بی۔ ایس نور ہسپتال ربوہ ضلع جھنگ)

درخواست ہائے دعا

(۱) پسرم عزیزم آفتاب احمد خان امسال سول انجینئرنگ کے آخری امتحان میں شمولیت کر رہا ہے۔ احباب عزیز مذکور کی کامیابی کے واسطے دعا فرمادیں۔ (مقبول احمد ریٹائرڈ گڈس کلرک ڈیرہ نواب صاحب)

(۲) میاں اللہ بخش صاحب ٹھیکیدار غالقاہ ڈوگراں ایک عرصہ سے مالی مشکلات میں مبتلا ہیں احباب ان کیلئے دعا فرمائیں۔ (نذیر احمد سیالکوٹی۔ جودھامل بلڈنگ لاہور)

(۳) میری اہلیہ صاحبہ اور بچے بوجہ مختلف عوارض بیمار ہیں۔ خاکسار بوجہ فریضہ تبلیغ گھر سے باہر ہے۔ نیز بندہ کو علاوہ دیگر پریشانیوں کے مالی پریشانی کا بھی سامنا ہے۔ دعا کا ملتجی ہوں کہ اللہ تعالیٰ مریضان کو شفائے کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ اور میری پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین (خاکسار قاضی محمد حنیف ناصر واقف زندگی ...)

(۴) میرا چھوٹا بھائی عزیزم عبدالقدیر سلمہٗ فلائٹ سارجنٹ عازم حج ہوا ہے۔ احمدی احباب جو حج پر تشریف لے جا رہے ہیں۔ وہ ان کو مل لیویں۔ تاکہ تعارف اور سہولت ہو۔ میرا بچہ عبدالمجید قریباً چار ماہ سے ٹانگ ٹوٹ جانے کے بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ ممنون ہوں گا۔

(از عبدالرؤف دارالفضل میڈیکل ہال۔ کیمبل پور)

(۵) میری والدہ صاحبہ کو تاحال کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ احباب دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ والدہ صاحبہ کو صحت کاملہ عطا فرمائے (الیاس احمد و میاں محمد یعقوب ربوہ ضلع جھنگ)

(۶) خاکسار ان دنوں دنیاوی مشکلات میں مبتلا ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ میرے لئے دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ میری مشکلات کو حل فرمائے۔ آمین۔ (خاکسار نظام الدین جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ ...)

(۷) چوہدری رحمت علی صاحب کلرک میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ گوجرانوالہ پر ایک فوجداری مقدمہ ہے۔ اور مقدمہ قریب الاختتام ہے۔ تمام بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے

(مبارک احمد ناصر واقف زندگی مبلغ حلقہ تتر گڑھی ضلع گوجرانوالہ)

خدا تعالیٰ کا عظیم الشان نشان
مرقع ... عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ صفحہ ۵)

اسی طرح ماہ رواں کے "مولوی" کی ایک تازہ اشاعت میں "زندہ سیاست" کے زیر عنوان لکھا ہے کہ:-

"دراصل اسلامی نظام کے قبول نہ کئے جانے کی وجہ یہ ہے کہ اس کے ماننے والے مسلمان جیتے جی مردے ہو چکے ہیں۔ زندہ جماعتوں کی طرح ان میں زندگی نہیں ہے ان کی دینی زندگی میں اسلامی طرز کی کوئی جھلک نہیں ہے ایک غیر مسلم پڑوسی اپنے میں اور اپنے مسلمان پڑوسی میں صرف رہن سہن نام اور کچھ کھانے پینے کی چیزوں سے فرق معلوم کرتا ہے۔

کسی مسلمان میں اب وہ اسلام کے لئے تڑپ ہی نہیں رہی جس کا مظاہرہ ہمارے ان بزرگوں نے کیا ہے جن کی بدولت آج ہم زندہ ہیں ...... اور یہ خوب سمجھ لیجئے کہ صرف قرآن کو اللہ کی کتاب اور محمد صلعم کو اللہ کا رسول اور اللہ کو اللہ ماننے سے دنیا اسلام کو قبول نہ کرے گی۔ ہم اپنے حجرے میں بیٹھ کر خواہ تمام عمر اللہ اللہ کی ضربیں لگائیں۔ ایک متنفس کو بھی متاثر نہ کر سکیں گے ..... ہمیں دنیا میں اپنے عمل سے اسلام کی صحیح صورت دکھانی ہوگی اور آج کی زندہ قوموں کی طرح اپنے میں اصول کے لئے مرنے کی تڑپ پیدا کرنی ہوگی"

(رسالہ "مولوی" ۱۵ مئی ۱۹۵۰ء)

ہم نے بخوف طوالت یہاں صرف چند حوالجات ہدیہ ناظرین کئے ہیں۔ ورنہ اس قسم کے [illegible] بیسیوں حوالجات موجود ہیں۔ ان کے مطالعہ سے ہر شخص معلوم کر سکتا ہے کہ آج کیا عوام مسلمانوں اور کیا علماء کہلانے والوں کی حالت حد درجہ قابل رحم ہو چکی ہے۔ ایسی درد انگیز حالت کے پیش نظر سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر یہ بدتر حالت کیونکر تبدیل ہو سکتی ہے اور مسلمان کس طرح قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی طرح روحانی منازل طے کرتے ہوئے اپنے خالق و مالک کے محبوب اور مقرب بندے بن سکتے ہیں اور قرآن و اسلام کا سکہ اقوام غیر کے [illegible] ہو کر بیٹھ سکتا ہے؟

اس سوال کا جواب اگر کوئی ہم سے دریافت کرے تو ہم تو اسے یہی کہیں گے کہ [illegible] صحف آسمانی اور دیگر مذہبی تواریخ کا مطالعہ کر کے دیکھ لو قوموں کی ایسی خطرناک حالت کو اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ ماموروں کے ذریعہ ہی تبدیل کیا کرتا ہے اور اسکی سنت قدیمہ یہی چلی آرہی ہے کہ وہ ایسے دور ظلمت میں ضرور بالضرور آسمانی روشنی کا ظہور کیا کرتا ہے تا دنیائے آدم ظلمت کدوں سے نجات پا کر اس روحانی روشنی کے ذریعہ اپنے مطلوب اور مقصود کو پالیں۔

کون ہے؟ جو اس امر سے انکار کر سکے کہ جب امم سابقہ کے اندر روحانی دور انحطاط شروع ہوا تو خدا تعالیٰ کے برگزیدہ انسانوں نے ہی ایسے نازک ترین زمانوں میں نسل انسانی کی رہنمائی فرما کر اسے مہلک امراض سے نجات دلائی پھر اس بات سے کیسے انکار ہو سکتا ہے کہ آج سے ساڑھے تیرہ صدیاں قبل جب آدم کے بیٹے تاریک و تار وادیوں میں ایڑیاں رگڑ رہے تھے اور معبود حقیقی کی بجائے معبودان باطلہ کے آگے سربسجود ہو رہے تھے اور تہذیب و شرافت سے انہیں دور کا بھی تعلق نہ تھا۔ گویا حلقۂ انسانیت سے مخلوق خدا نکل چکی تھی۔ ایسے کفر و الحاد کے دور میں ہمارے مقدس آقا سارے نبیوں کے سردار حضرت محمدؐ عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک ہی ایسی تھی جو خورشید صداقت بن کر جلوہ گر ہوئی۔ جس نے آدم زادوں کو جہاں درس توحید دیا وہاں انہیں از سر نو انسانیت کے دائرہ میں بھی حقیقی معنوں میں داخل کیا کہ جس کے نتیجہ میں وہ آسمان روحانیت کے ستارے بن کر جگمگا اٹھے۔

اب جبکہ دور حاضرہ میں دیگر قومیں تو ایک طرف رہیں خود مسلمانوں کی حالت نہایت ہی دگرگوں ہو گئی اور وہ اسلام سے کوسوں دور جا پڑے تو ان کی ایسی قابل رحم حالت کو دیکھ کر خدا تعالیٰ نے ان پر نظر کرم کی اور ان کی اس خطرناک حالت کو دور کرنے کے لئے اور انہیں اور دنیا کے باقی انسانوں کو پھر سے صراط مستقیم پر قائم کرنے کے لئے سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہی کے ایک عاشق صادق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔

مگر صد افسوس ہے کہ جس طرح ازمنہ ماضیہ میں دنیا والے خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کردہ ماموروں کی مقدس آواز کو ٹھکراتے رہے اسی طرح زمانہ حال کے اکثر کہلانے والے مسلمان اور دیگر قوموں نے خدا تعالیٰ کے اس برگزیدہ انسان کی آواز کو ٹھکرا دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان اور دنیا کی دوسری قومیں بجائے روحانیت میں ترقی کر کے نعمائے الٰہی کے وارث بننے کے پہلے سے بھی زیادہ ہلاکت خیز راہوں پر چلنی شروع ہو گئیں جس کے باعث ہزاروں بلکہ لاکھوں انسان مختلف قہری تجلیات کا شکار بن کر اس جہان سے کوچ کر گئے۔

پس موجودہ زمانہ کے مسلمان اور دوسرے لوگ جب تک خدا تعالیٰ کے برگزیدہ مامور و مرسل کی آواز پر صدق دل سے لبیک کہہ کر اپنی حالت میں نمایاں تبدیلی پیدا نہ کریں گے اس وقت تک دکھوں اور طرح طرح عذابوں کا سلسلہ ختم نہ ہوگا

مبارک وہ جو خدا تعالیٰ کے مامور کی صدا قت بھری آواز پر لبیک کہہ کر تقویٰ کی راہوں پر گامزن ہو۔ تا آئندہ پیدا ہونے والے عذابوں سے نجات پا سکے۔ آمین ثم آمین

دعائے مغفرت

"میرے اباجان چوہدری غلام حسین صاحب دھیلم ایک طویل مدت بیمار رہنے کے بعد ۲ اور ۳ ستمبر کی درمیانی شب کو اپنے آبائی گاؤں میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے۔ اس لئے نعش کو گاؤں میں امانتاً سپرد خاک کیا گیا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں بلند مقام عطا فرمائے۔ ہمیں اس سانحہ کے برداشت کرنے کی قوت دے۔ اور مشکلات کے اس عظیم بوجھ کو اٹھانے کی توفیق دے۔ جو اباجان کی وفات کی شکل میں ہم پر آپڑا ہے۔ آمین

دایم اشرف خان۔ فورتھ ایئر سٹوڈنٹ پنجاب ایگری کلچرل کالج لائل پور

ولادت

خدا تعالیٰ نے مجھے ایک بچی ۵ ستمبر کو بعد دوپہر عطا فرمائی ہے۔ اور یہ پہلی بچی ہے۔ نیز یہ خان صاحب ذو الفقار علی خان صاحب کی نواسی کی لڑکی ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

ڈاکٹر رفیق احمد خان۔ ولد ڈاکٹر ایس اے صوفی دستگیر (مرحوم) اسسٹنٹ سب سرجن سول ہسپتال لورالائی بلوچستان

اعلان نکاح

مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۵۰ء کو بمقام مسجد احمدیہ لابوان (شمالی بورنیو) مکرمی و محترمی مولوی محمد سعید صاحب انصاری نے عزیزم کے محمد کوئی بن کوئی احمد مالاباری کا نکاح عائشہ بنت عبد القادر صاحب مالاباری کے ساتھ مبلغ دو سو ڈالر پر پڑھا

احباب سے درخواست ہے کہ اس نکاح کے جانبین کے واسطے برکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں

(خاکسار محمد زہدی فضلی مبلغ بورنیو)

احباب کیلئے

خالص سونا۔ چاندی کے فینسی زیورات مین وعدہ پر تیار کرانے کیلئے شیخ عزیز الدین احمد اینڈ سنز احمدی زرگران موچی دروازہ چوک نواب صاحب لاہور کی خدمات حاصل کریں۔ ہم نے ان کو نہایت مخلص دیانتدار وعدہ کے پابند اور امین پایا:-

(خاکسار) جناب شیخ جلال الدین صاحب ایگزیکٹو آفیسر میونسپل کمیٹی (گوجرانوالہ)
میاں غلام محمد صاحب اختر پرسنل آفیسر ریلوے لاہور

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

سیلزمین کی ضرورت

ایک ہوشیار سیل مین کی جو ٹائپ بھی جانتا ہو ضرورت ہے۔ تنخواہ نہایت معقول حسب لیاقت۔ درخواست کے ساتھ تصدیق بھجوانا فیصلہ کرنے میں آسانی پیدا کرے گا۔

پرسین مینوفیکچرنگ کمپنی نمبر ۲ میکلوڈ روڈ لاہور

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری اعظم علی صاحب سینئر سب جج بہادر لائل پور

مقدمہ نمبر ۹۶ بابت سال ۱۹۵۰ء

منظور علی۔ نثار علی عرف صلاح الدین نابالغان پسران نذیر احمد برفاقت طفیل محمد ولد محمد امین ذات جٹ سکنائے لاہور۔ مدعیان

بنام: نذیر احمد ولد احمد بخش جٹ سکنہ لاہور ۲۔ کشن سنگھ ۳۔ رتن سنگھ پسران مہتاب سنگھ ذات کمبو سکنہ چک ۲۹۱ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ حال بھارت بذریعہ ڈی۔ سی۔ آر۔ او صاحب لائل پور ۴۔ اختر علی ولد نذیر احمد صاحب سکنہ لاہور مدعا علیہم

دعویٰ استقرار حق تنسیخ بیعنامہ جات مصدقہ ۱۳ $\frac{۷}{۴۴}$ بدیں منظ کہ بعد وفات بائع۔ بیعنامہ مذکور حقوق وراثت بازگشتی مدعیان پر موثر نہ ہوگا۔

مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعا علیہم ۲ و ۳ ہندوستان چلے گئے ہیں۔ اور ان کی تعمیل معمولی طریقہ سے ہونی مشکل ہے۔ اس لئے اشتہار بذا بنام مدعا علیہم ۲ و ۳ مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہم مذکور بتاریخ $\frac{۱۰}{۵۰}$ ۶ بمقام لائل پور اصالتاً یا وکالتاً عدالت ہذا میں حاضر نہیں ہوں گے۔ آپ کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔ آج بتاریخ ۲۴ ماہ اگست ۱۹۵۰ء بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم ..... مہر عدالت .....

اولاد نرینہ :- اس کے استعمال سے لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ قیمت بیس روپے :- دواخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا لبنان حفاظتی کونسل کی نشست حاصل کرلے گا؟

لیک سکیس ۱۴ ستمبر۔ اقوام متحدہ کے لبنانی مندوب نے کہا کہ اگرچہ اب وقت کم رہ گیا ہے لیکن ہماری جیسی حمایت ہوئی ہے اس کی بنا پر میں سمجھتا ہوں کہ حفاظتی کونسل کی نشست کے انتخاب میں لبنان کامیاب ہو جائے گا۔ لبنانی مندوب یہاں کے مختلف وفود سے گفتگو کر رہے ہیں اور دوسرے عرب وفود بھی لبنان کے حق میں ووٹ حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

میکسیکی نمائندے نے اسٹار کو بتایا کہ لاطینی امریکی بلاک لبنانی امیدواری پر سنجیدگی سے غور کرے گا۔ انہوں نے اس سے قطعی انکار کر دیا کہ لاطینی امریکی ریاستوں نے ترکی کو ووٹ دینے کا وعدہ کر لیا تھا جس کا ترکی کے وفد نے یہاں دعویٰ کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اصل واقعہ یہ ہوا کہ ترک وفد نے ہم لوگوں کو اور تمام دوسرے وفود کو خط سے مطلع کیا کہ ترکی بھی اس انتخاب میں امیدوار ہوگا۔ دوسری لاطینی امریکی ریاستوں کی طرح میکسیکو نے بھی ترکی کے خط کا جواب دیا جو صحیح سفارتی طریقہ تھا۔ لیکن خط کا جواب دینے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ہم ترکی کی حمایت کر رہے ہیں۔

پاکستان کے نمائندے پروفیسر بخاری نے کوئی رائے ظاہر کرنے سے انکار کیا۔ لیکن یہاں کے پاکستانی حلقوں کا کہنا ہے کہ پاکستان لبنان کو ووٹ دے گا۔ غالباً حبشہ اور لیبیریا بھی حمایت کریں گے۔ (اسٹار)

ہم کشمیر کو آزاد کرا کے دم لیں گے

قبائلیوں کا عزم

کوئٹہ ۱۴ ستمبر۔ بلوچستان میں رہنے والے سلیمان خیل قبیلہ کے سرکردہ قبائلی ملکوں نے کہا ہے کہ پٹھان ہرگز اس کی اجازت نہیں دے سکتے کہ بھارت طاقت یا دھوکے سے کشمیر کے مسلمانوں کو ان کے آزادی کے پیدائشی حق سے محروم کر دے۔ ملکوں نے بھارت کے اس رویہ پر افسوس کیا جس نے ڈکسن مشن کو ناکام بنا دیا۔ حالانکہ سر اوون نے پر امن حل تلاش کرنے کی پوری کوشش کی۔

انہوں نے اپنے اس عزم کا اعادہ کیا کہ اپنے کشمیری بھائیوں کو ڈوگرہ راج کے مظالم سے نجات دلانے کی وہ ہر ممکن کوشش کریں گے اور حکومت پاکستان سے درخواست کی کہ وہ انہیں اس کی اجازت دیدے کہ ریاست سے حملہ آوروں کو نکالنے کے لئے وہ کشمیر میں داخل ہو جائیں۔ (اسٹار)

سیول میں دہشت کا دور دورہ

لندن ۱۴ ستمبر۔ جنوبی کوریا کے سابق دارالحکومت سیول میں داخل ہونے پر اشتراکیوں نے تین دن تک دہشت پسندی کا بازار گرم رکھا۔ یہ انکشاف کوریائی ری پبلک کے ایک سابق افسر نے کیا ہے جو اب امریکی مورچوں کی حفاظت میں پہنچ گئے ہیں۔ بجلی کی سپلائی اب تک بے قاعدہ طور پر ہو رہی ہے اور بعض اضلاع میں ہفتہ میں پانچ دن بجلی نہیں پہنچتی۔ بجلی سے چلنے والی ٹرام گاڑیاں کبھی کبھی چلتی ہیں اور اس وقت ان میں بہت کم مسافر ہوتے ہیں اس لئے کہ شہریوں کا انخلا ہو چکا ہے اور تمام سڑکیں سونی پڑی ہیں۔

اشتراکیوں نے پہلا کام یہ کیا کہ جائداد کے مالکوں پر بڑے ٹیکس لگا دیئے اور تاجروں سے بڑی رقمیں وصول کیں۔ (اسٹار)

(بقیہ) معاہدہ کے ممالک کے مطالبات کی وجہ سے اسلحہ کے پورا ہونے میں کچھ دیر لگے گی

دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا اگر دولت مشترکہ سے باہر کے اور غیر اوقیانوسی ممالک کو اسلحہ کی بہم رسانی میں کچھ تاخیر ہوگی تو یہ محض عارضی ہوگی۔ ان کے مطالبات [illegible]

مکہ معظمہ میں اصلاحات نافذ کی جائیں گی

مکہ ۱۴ ستمبر۔ مصری طبی مشن کا خیر مقدم کرتے ہوئے ولی عہد امیر سعود نے کہا کہ اس سال حج ختم ہوتے ہی سعودی عرب حکومت کا ارادہ ہے کہ مکہ میں اصلاحات کے بڑے منصوبوں پر عمل شروع کر دے۔ جس میں سڑکوں پر روشنی کا نیا انتظام۔ سڑکوں کی درستی اور اسلامی وفود کے استعمال کیلئے عمارتوں کی تعمیر شامل ہے۔

ولی عہد نے ڈاکٹر حفیظ بے امین۔ محمد بے عمر اور محمد بے عبدالحمید کو خود اپنی میز پر کھانا کھانے کی دعوت دی۔ بعد میں امیر فیصل نے شاہ ابن سعود کی جگہ پر ان سے ملاقات کی۔ (اسٹار)

دولت مشترکہ سے باہر کے ملکوں کو

اسلحہ کی بہم رسانی میں تاخیر

لندن ۱۴ ستمبر۔ یہاں سمجھا جا رہا ہے کہ دولت مشترکہ کے مطالبوں کی وجہ سے برطانیہ سے دوسرے ممالک کو اسلحہ کی بہم رسانی میں تاخیر ہوگی۔ ابھی اس کی تصدیق نہیں ہو سکی ہے کہ برطانیہ نے جٹ طیارے سنٹوریں ٹینک اور راڈار کا سامان [illegible]

شمالی کوریا کے ٹینکوں کو تباہ کرنے کے لئے نیا امریکی آلہ

ٹوکیو ۱۴ ستمبر۔ ایک نئے دریافت شدہ طریقے سے اب امریکی ہوائی طیارے شمالی کوریا اور دوسرے مقامات میں مکتر توڑنے والے آٹھ راکٹ بہ یک وقت پھینک سکتے ہیں۔ نیچی اڑان کے حملوں میں اس کا اثر بالکل توپ خانہ کی باڑھ جیسا ہوگا۔ اس سے پہلے ہوا باز بہ یک وقت ایک یا زیادہ سے زیادہ دو راکٹ کسی نشانہ پر پھینک سکتے تھے۔ پانچویں فضائیہ کے کمانڈر جنرل اول پیٹر ریج نے کہا کہ ہر طیارے کی بازوؤں میں آٹھ راکٹ کے اس نئے انتظام سے ہم ۳۴ ٹن والے روسی ٹینکوں کو بلخ کی طرح شکار کریں گے۔ جو طیارے ان راکٹوں کو استعمال کر رہے ہیں وہ دیکھتے ہیں۔ کہ راکٹ پڑنے پر ٹینک اچھلتے ہیں۔ اور پھر ٹوٹ جاتے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے۔ کہ ان راکٹوں کی مار پڑنے پر ٹینک صرف خراب نہیں ہوں گے بلکہ بالکل بیکار ہو جائیں گے۔ (اسٹار)

ایک دو روز تک جرنیلی سڑک استعمال کے قابل ہو جائیگی

لاہور ۱۳ ستمبر۔ لاہور ایریا کے پاکستانی فوجی حکام اور صوبائی حکومت کے محکمہ جات کے درمیان موثر رابطہ کی بدولت لاہور اور نواحی اضلاع کے سیلاب زدگان کی بحالی اور ان کی امداد کے سلسلہ میں فوری اور طویل المیعاد تدابیر پر بسرعت تمام عملدرآمد ہو رہا ہے۔ میجر جنرل محمد اعظم خان جی۔ سی۔ او کی صدارت میں آج لاہور ایریا ہیڈ کوارٹرز میں سول اور فوج کے سینئر افسروں کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ سیلاب زدہ علاقوں میں آمدورفت کے ذرائع جن میں ریلوے ٹریفک بھی شامل ہے کی بحالی کو خاص طور پر اہمیت دی جائے۔ اس امر کی رپورٹ دی گئی۔ کہ پاکستان آرمی کے سفر مینا والے مختلف سڑکوں کا رخ بدلنے کے سلسلہ میں بہت تیزی سے مصروف عمل رہے ہیں۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ ایک یا دو دن میں جرنیلی سڑک پر خاص رخنوں کے ساتھ لاری ٹریفک دوبارہ بحال ہو جائے گی۔ مذکورہ اجلاس میں تعمیری کام کی وجہ سے آمدورفت بند ہونے کے باعث عوام کو جو دشواری پیش آ رہی تھی۔ اس مسئلہ کو زیر بحث لایا گیا۔ یہ محسوس کیا گیا کہ سڑک کے رخ بدلنے کے سلسلے میں فوری تعمیری کام کے لئے کسی قدر عارضی دقت کا پیش آنا لابدی ہے۔ جسے عوام کو برداشت کرنا چاہیئے۔

روس نے امریکی قرارداد کو رد کر دیا

لیک سکیس ۱۳ ستمبر۔ آج روس نے ۴۶ ویں مرتبہ ویٹو یعنی خاص اختیارات کا استعمال کیا۔ تاکہ امریکی قرارداد کو سیکیورٹی کونسل میں رد کر دیا جائے۔ جس میں اس امر کا اظہار کیا گیا تھا۔ کہ منچوریا پر امریکی طیاروں کی بمباری کے الزام کی آزادانہ تحقیقات کی جائے۔ روس کی قرارداد جو اس نے امریکی طیاروں کی بمباری کی مذمت کے لئے پیش کی تھی مسترد ہو گئی۔ ملکوں کے نمائندوں نے امریکی تجویز کی حمایت کی کہ ہندوستان اور سویڈن کے نمائندوں پر مشتمل ایک کمیشن مقرر کیا جائے کہ وہ اس بمباری کی تحقیقات کرے۔ روس نے دو قوموں کے کمیشن کی مخالفت کی۔ ایک ڈیلی گیٹ نے ووٹ نہ دیا۔ روس کی قرارداد مسترد ہو گئی۔ جس کے حق میں صرف ایک ووٹ اور خلاف آٹھ ووٹ تھے۔

سالانہ اجتماع —— علمی مقابلے

”پس خدام الاحمدیہ کا فرض یہ ہے۔ کہ اپنے ممبروں میں قرآن یا ترجمہ پڑھنے اور پڑھانے کا انتظام کریں۔ جماعت کے اندر قرآن کریم کی تعلیم کو رائج کرنا۔ ان کے پروگرام کا خاص حصہ ہونا چاہیئے۔“

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

حضور کے مندرجہ بالا ارشادات کی تعمیل کے لئے مجلس مرکزیہ مجالس کو بار بار توجہ دلاتی رہتی ہے۔ کہ قرآن کریم کا مطالعہ خود بھی جاری رکھیں اور دوسروں کو بھی پڑھائیں۔

سالانہ اجتماع میں شامل ہونے والے خدام سے یہ معلوم کرنے کے لئے کہ آیا انہوں نے سارے سال میں اس طرف توجہ کی ہے یا نہیں مقابلہ کی صورت میں ان امور کو دریافت کیا جاتا ہے۔

آیندہ سالانہ اجتماع میں مندرجہ ذیل مقابلے ہوں گے:۔

(۱) عام دینی اور دوسری معلومات
(۲) فی البدیہہ تقاریر کا مقابلہ
(۳) مضمون نگاری
(۴) حفظ قرآن کریم
(۵) ترجمہ قرآن کریم
(۶) مطالعہ احادیث
(۷) مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اجتماع میں شامل ہونے والے خدام کو اس کے لئے تیاری کرنی چاہیئے۔ اور جس جس مقابلے میں وہ شامل ہونا چاہتے ہیں۔ اس کے متعلق علیحدہ کاغذ پر اطلاع دفتر مرکزیہ میں دس اکتوبر ۱۹۵۰ء تک بھجوا دینی چاہیئے۔

نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ